روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 11 جولائی 2001ء 18 ربیع الثانی 1422 ہجری 11 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 154

ناقابل شکست

حضرت خبابؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

تم سے پہلے ایسے مومن گزرے ہیں جن کا لوہے کی کنگھیوں سے گوشت نوچ لیا جاتا اور ہڈیاں اور پٹھے ننگے کر دیئے جاتے مگر یہ ظلم ان کو اپنے دین سے منحرف نہ کر سکا-

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3342)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے متعلق فرماتے ہیں-

انہیں دنوں میں جبکہ متواتر یہ وحی خدا کی مجھ پر ہوئی اور نہایت زبردست اور قوی نشان ظاہر ہوئے اور میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا دلائل کے ساتھ دنیا میں شائع ہوا۔ خوست علاقہ حدود کابل میں ایک بزرگ تک جن کا نام اخوندزادہ مولوی عبداللطیف ہے کسی اتفاق سے میری کتابیں پہنچیں- اور وہ تمام دلائل جو نقل اور عقل اور تائیدات سماوی سے میں نے اپنی کتابوں میں لکھے تھے- وہ سب دلیلیں ان کی نظر سے گذریں- اور چونکہ وہ بزرگ نہایت پاک باطن اور اہل علم اور اہل فراست اور خدا ترس اور تقویٰ شعار تھے- اس لئے انکے دل پر ان دلائل کا قوی اثر ہوا- اور ان کو اس دعوے کی تصدیق میں کوئی دقت پیش نہ آئی- اور ان کی پاک کانشنس نے بلاتوقف مان لیا کہ یہ شخص منجانب اللہ ہے اور یہ دعویٰ صحیح ہے- تب انہوں نے میری کتابوں کو نہایت محبت سے دیکھنا شروع کیا اور ان کی روح جو نہایت صاف اور مستعد تھی میری طرف کھینچی گئی- یہاں تک کہ ان کے لئے بغیر ملاقات کے دور بیٹھے رہنا نہایت دشوار ہو گیا- (-) سو وہ اجازت حاصل کر کے قادیان میں پہنچے- اور جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے- میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں- اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے- ایسا ہی میں نے ان کو اپنی محبت سے بھرا ہوا پایا- اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا- اس بزرگ مرحوم میں نہایت قابل رشک یہ صفت تھی کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتا تھا- اور درحقیقت ان راستبازوں میں سے تھا جو خدا سے ڈر کر اپنے تقویٰ اور اطاعت الٰہی کو انتہا تک پہنچاتے ہیں اور خدا کے خوش کرنے کے لئے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان اور عزت اور مال کو ایک ناکارہ خس و خاشاک کی طرح اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینے کو طیار ہوتے ہیں- اس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو-

(براہین احمدیہ- روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 9-10)

کالج کے پروفیسر، سکول کے اساتذہ بھی وقف عارضی کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:-

"کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں- سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں- کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں- ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں- بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں-"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل 23 مارچ 1966ء صفحہ 3)

فضل عمر ہسپتال میں ڈینٹل سرجن کی آمد

✿ مورخہ 15 جولائی بروز اتوار مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب ڈینٹل سرجن فضل عمر ہسپتال کے ڈینٹل آؤٹ ڈور میں مریضوں کا معائنہ کریں گے- ضرورتمند احباب پرچی روم سے رابطہ کریں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلانات کے سلسلہ میں گزارش

✿ احباب کرام سے گزارش ہے کہ الفضل میں اعلانات کی اشاعت کے لئے درج ذیل امور کو مدنظر رکھیں-

1- اعلان نکاح کے ہمراہ نکاح فارم کی فوٹو کاپی بھجوائیں-

2- ولادت وفات، بیماری و تقریب شادی کے اعلان پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے-

3- نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء رزلٹ کارڈ (یا کوئی اور ثبوت مثلاً دستخط پرنسپل) کی کاپی مع تصدیق صدر جماعت یا امیر صاحب بھجوایا کریں-

(ایڈیٹر الفضل)

تقریب افتتاح

بیت احمدیہ زیگا (Ziga) بورکینا فاسو

(رپورٹ: محمود ناصر ثاقب' امیر و مشنری انچارج بورکینا فاسو)

دارالحکومت واگاڈوگو سے مغرب کی طرف آئیوری کوسٹ کی سرحد کے نزدیک بورکینا فاسو کا دوسرا بڑا شہر "بوبوجلاسو" ہے۔ اس ریجن میں خداتعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو بہت نمایاں کامیابیاں نصیب ہو رہی ہیں۔ اس ریجن کی ایک جماعت زیگا جو "بوبوجلاسو" سے مشرقی جانب 35 کلومیٹر کے فاصلے پر مالی (Mali) کی طرف واقع ہے۔ یہاں بیت کی تعمیر کا کام ستمبر 2000ء سے شروع کیا گیا اور بفضلہ تعالیٰ دو ملین ایک لاکھ فرانک سیفا کی لاگت سے ایک خوبصورت بیت کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس بیت کی تعمیر کے لئے مقامی جماعت نے بہت تعاون کیا۔ ریت، بجری وقار عمل کرکے اکٹھی کی گئی اور مزدوری مقامی احباب نے کی جس سے کافی بچت ہوئی۔ اس سارے کام کی نگرانی ریجنل مربی بشارت نوید صاحب نے کی۔

بیت کا افتتاح اور ریجنل جلسہ

یہاں کے امام خداتعالیٰ کے فضل سے بہت بااثر شخصیت ہیں۔ بیت کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اردگرد کے احمدی بھائیوں کو اپنے پاس بلائیں۔ نیز دیگر ائمہ جنہوں نے ابھی تک احمدیت قبول نہیں کی ان کو بھی دعوت دیں تاکہ ان کو دعوت الی اللہ کی جا سکے۔ اس پروگرام کے لئے 16 مارچ 2001ء جمعۃ المبارک کا دن چنا گیا۔

مقامی صدر نے اردگرد کے دیہات میں دعوت نامے بھجوائے۔ ریڈیو کے ذریعہ بھی اعلان کروایا گیا۔

15 مارچ بعد نماز عشاء معلم دابو مجید اور معلم عبدالرحمٰن نے ان کے ساتھ پروگرام بنائے۔ صبح بعد از نماز فجر پہلا سیشن ہوا جو نو بجے تک جاری رہا۔ صبح نو بجے اردگرد کے دیہات سے مہمان آنے شروع ہوئے۔ نیز سرکاری معززین بھی تشریف لائے جن میں پولیس کے افسران کے علاوہ سرکاری اہلکار ہماری دعوت پر تشریف لائے۔

صبح دس بجے کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ لوکل زبان میں ترجمہ کے بعد ریجنل مربی بشارت نوید صاحب نے تمام آنے والے معززین کا شکریہ ادا کیا اور ان کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد فورے زبان میں جماعت کا تعارف اور عقائد بیان کئے گئے۔ پھر جولا زبان میں تقریر کی گئی۔ اس کے بعد خاکسار نے بیوت الذکر تعمیر کرنے کی غرض وغایت اور مومنوں کا بیوت کے ساتھ تعلق وغیرہ پر اظہار خیال کیا۔ ساڑھے بارہ بجے دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔

اسی طرح خطبہ جمعہ میں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نماز جمعہ اور کھانے کے بعد مجلس سوال وجواب جاری رہی۔ یہ پروگرام کامیابی کے ساتھ ساڑھے تین بجے تک جاری رہا۔

بعدہ مجلس خدام الاحمدیہ بوبوجلاسو اور مجلس خدام الاحمدیہ زیگا کے درمیان ایک دلچسپ فٹ بال میچ ہوا جو کہ بوبو مجلس نے جیت لیا۔

نماز عشاء کے بعد مجلس سوال وجواب پھر شروع ہوئی جو رات دس بجے تک جاری رہی۔ پھر اگلے دن 17 مارچ کو نماز فجر کے بعد سوال وجواب کی مجلس ہوئی جو صبح نو بجے تک جاری رہی۔

اللہ کے فضل سے تمام پروگرام بہت ہی دلچسپ رہا۔ اس تقریب میں 28 دیہات سے نمائندگان نے شرکت کی اور کل حاضری 1350 سے زائد تھی۔

مقامی جماعت نے بہت عمدہ انتظامات کئے تھے۔ تمام مہمانوں کو کھانا اور لوکل مشروب پیش کیا گیا۔ تمام پروگرام بڑے احسن طریق پر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

اس پروگرام کے بعد مقامی صدر جماعت جو کہ امام بھی ہیں ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور وہ آنے والے ائمہ کو پکڑ پکڑ کر کہتے کہ حق کو قبول کرو۔ اکثر ائمہ نے بہت اچھے جذبات کا اظہار کیا۔ اس علاقہ کے سب سے بڑے امام اور اس علاقہ کے سب سے بڑے نابہ (بادشاہ) نے بہت شکریہ ادا کیا اور اپنے پورے تعاون اور محبت کا اظہار کیا۔

ایک بہت ہی دلچسپ بات یہ ہوئی کہ ستمبر 2000ء میں جس دن بیت کے کام کا آغاز ہوا تھا اس دن بھی بارش ہوئی جس سے لوگ بہت خوش ہوئے جب کہ 15 اور 16 مارچ 2001ء کی درمیانی رات کو غیر متوقع طور پر اس سال کی پہلی بارش ہوئی جس کی وجہ سے اکثر حاضرین کی زبان پر یہ بات تھی کہ یہ خاص خداتعالیٰ کی رحمت ہے جو اس بیت کے ساتھ آئی ہے۔ الحمدللہ۔

(الفضل انٹرنیشنل 15/ جون 2001ء)

جس کو چاہے تخت شاہی پہ بٹھا دیتا ہے تو
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار
(درثمین)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 13 جولائی 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس نمبر 220
1-25 a.m	مجلس سوال وجواب
2-15 a.m	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 34
3-25 a.m	کوئز: تاریخ احمدیت
4-00 a.m	دستاویزی پروگرام
4-30 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت - درس حدیث - خبریں
5-45 a.m	چلڈرنز کارنر
6-45 a.m	مجلس عرفان
7-50 a.m	لجنہ میگزین
8-15 a.m	دستاویزی پروگرام
9-05 a.m	اردو کلاس
10-15 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (کرکٹ)
11-05 a.m	تلاوت - خبریں - درس حدیث
12-00 p.m	سرائیکی پروگرام
12-35 p.m	ہمارا میگزین
1-00 p.m	لجنہ میگزین
1-30 p.m	تقریر
2-05 p.m	اردو کلاس
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
3-35 p.m	بنگالی سروس
4-10 p.m	ایم ٹی اے سپورٹس (کرکٹ)
5-00 p.m	خطبہ جمعہ (لندن سے براہ راست)
6-00 p.m	تلاوت - درس ملفوظات - خبریں
6-20 p.m	مجلس عرفان
7-10 p.m	دستاویزی پروگرام
8-05 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
8-55 p.m	چلڈرنز کارنر
9-55 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	تلاوت - درس حدیث
11-25 p.m	اردو کلاس

ہفتہ 14 جولائی 2001ء

12-25 a.m	بیلجیئن پروگرام
12-55 a.m	مجلس عرفان
1-55 a.m	دستاویزی پروگرام
2-45 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
3-45 a.m	لجنہ میگزین
4-15 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (کرکٹ)
5-00 a.m	تلاوت - خبریں - درس حدیث
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-20 a.m	کہکشاں
6-55 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
7-55 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-30 a.m	جرمن ملاقات
9-30 a.m	اردو اسباق
10-00 a.m	لقاء مع العرب نمبر 354
11-05 a.m	تلاوت - نظم - درس حدیث
12-00 p.m	ایم ٹی اے ماریشس
1-00 p.m	ایم ٹی اے بھارت
1-30 p.m	تبرکات: جلسہ سالانہ ربوہ 1970ء کی ایک تقریر
2-00 p.m	لقاء مع العرب نمبر 354
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	اردو اسباق
4-30 p.m	چلڈرنز کارنر
5-05 p.m	تلاوت - خبریں
5-35 p.m	بنگالی سروس
6-35 p.m	جرمن ملاقات
7-35 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-15 p.m	کوئز: خطبات امام
8-55 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	تلاوت - فرانسیسی پروگرام

اتوار 15 جولائی 2001ء

12-00 a.m	لقاء مع العرب نمبر 354
1-00 a.m	عربی پروگرام
1-30 a.m	جرمن ملاقات
2-30 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
3-05 a.m	چلڈرنز کلاس
4-05 a.m	کوئز: خطبات امام
4-35 a.m	اردو اسباق
5-05 a.m	تلاوت - خبریں
5-30 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	درس القرآن نمبر 22
8-00 a.m	ہماری کائنات
8-30 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
9-30 a.m	دستاویزی پروگرام
9-50 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت - خبریں
12-00 p.m	درس القرآن
1-30 p.m	چائنیز پروگرام
2-00 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کارنر
5-05 p.m	تلاوت - خبریں
5-30 p.m	بنگالی سروس
6-30 p.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
8-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-30 p.m	چلڈرنز کارنر
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	انگلش پروگرام

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

آپ کو اپنی قربانی سے قبل بار بار الہام ہوا سر بدہ یعنی اپنا سر دے دے

صاحب علم و فضل اور خدا کی خاطر جان قربان کرنے والے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب

وہ معصوم ایک بکرے کی طرح ذبح کیا گیا ایسی استقامت صرف اولیاء اللہ کو دی جاتی ہے

فرخ سلمانی

حضرت مسیح موعود نے جہاں اپنی بعثت کے ساتھ ہی اپنی جماعت کو غلبہ دین حق کی بشارت دی۔ وہاں اس مقصد کے حصول کے لئے جماعت سے انتہائی قربانیوں کا مطالبہ بھی فرمایا۔ فرماتے ہیں:۔

"(دین حق) کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر (دین حق) کی زندگی. (۔) اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے"۔ (فتح اسلام ص 15)

یہ آواز ایک آسمانی قرنا تھی۔ جس نے آخرین کی جماعت میں قربانیوں کی ایک آگ لگادی اور وہ پروانہ وار دین حق اور محمد مصطفی ﷺ پر فدا ہوتے چلے گئے۔ کئی دل خون ہوئے بے شمار روحیں آستانہ الوہیت پر پگھل کر بہہ گئیں۔ کئی سہاگ لٹے اور بے شمار گھروں کے چراغ بجھ گئے۔ مگر ان تمام جان نثاروں کا سرتاج وہ وجود تھا جس نے کابل کی سرزمین میں اپنی جان. مال اور آبرو سب کچھ فدا کر دیا۔ اور اپنے خدا سے سب کچھ پالیا۔

راہ مولی میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں
موت کے آنے سے پہلے ہی فدا ہو جاؤ

منہ بولتا ثبوت

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کا وجود احمدیت کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ قادیان سے سینکڑوں میل دور حضرت مسیح موعود کا پیغام افغانستان کے ایک عالم تک پہنچتا ہے اور اس کے دل میں گھر کر جاتا ہے۔ پھر اس مقدس وجود کے ساتھ کچھ عرصہ کی رفاقت اسے پہاڑوں جیسا عزم اور استقامت عطا کرتی ہے۔ کیا کسی مفتری کے تبع نے بھی کبھی ایسا نمونہ دکھایا؟ پس جہاں آپ کا وجود مسیح موعود کی قوت قدسیہ کی برقی تاثیر کی علامت ہے وہاں حضرت اقدس نے صاحبزادہ عبداللطیف کو اپنی صداقت کے نشانوں میں سے ایک نشان قرار دیا ہے۔

صاحب علم و عرفان

مرحوم افغانستان کے صوبہ خوست کے ایک گاؤں میں 1843ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان نیکی اور طہارت میں اعلیٰ درجہ کا حامل تھا۔ آپ نے مروجہ علوم میں دسترس حاصل کی۔ اور آپ کے علم وفضل کا چرچا ہر جا ہونے لگا۔ حتیٰ کہ آپ کے مریدوں کی تعداد 50 ہزار سے تجاوز کر گئی۔ امیر افغانستان کے دربار میں آپ کو بہت قدر و منزلت حاصل تھی۔ امیر عبدالرحمان نے آپ کو دربار میں بلا کر اعزاز عطا کئے۔ اور اپنا مذہبی مشیر اور ولی عہد حبیب اللہ خان کا استاد مقرر کیا۔ اس نے آپ کے متعلق لکھا "کاش افغانستان میں آپ جیسے ایک دو عالم اور بھی ہوتے"۔

اکتوبر 1901ء میں امیر حبیب اللہ خان کی رسم تاجپوشی آپ کے مقدس ہاتھوں سرانجام پائی۔

اسی زمانہ میں الہاماً آپ کو بتایا گیا کہ مسیح موعود کا ظہور ہو چکا ہے۔ چنانچہ آپ نے پہلے اپنے شاگرد مولوی عبدالرحمٰن کو تحقیق حق کے لئے قادیان بھیجا۔ پھر حج کے ارادہ سے کابل سے نکلے اور دوران سفر قادیان وارد ہوئے۔ حضرت اقدس کی زیارت کی اور فوراً حضور کی غلامی میں داخل ہو گئے۔

پاکیزہ کردار

مرحوم کی سیرت کا سب سے نمایاں پہلو حضرت نبی اکرم ﷺ سے عشق ہے۔ اور سرور کونین کے بعد حضرت امام الزمان سے انتہائی عقیدت اور فدائیت کا تعلق تھا۔ خود حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا ہی میں نے ان کو اپنی محبت سے بھرا ہوا پایا۔ اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا" (تذکرۃ الشہادتین ص 7)

آپ قرآنی علوم پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ چنانچہ حضور نے ان کی قرآن فہمی کا بڑے محبت بھرے انداز میں ذکر کیا ہے۔

آپ کی سیرت کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ آپ علم کے رسیا تھے۔ ایک بڑے کتب خانہ کے مالک تھے اور درس و تدریس کا شغل ہمیشہ جاری رہتا تھا۔

باوجود بہت سے کمالات اور خوبیوں کے آپ بے نفسی اور انکسار میں انتہائی درجہ تک پہنچے ہوئے تھے۔

آپ صاحب کشوف والہام تھے۔ قادیان میں آپ کو اپنی قربانی کے بارہ میں بار بار الہام ہوا سربدہ۔ سربدہ یعنی اپنا سر دے فرماتے تھے افغانستان کی سرزمین میرے خون کی پیاسی ہے۔ قادیان سے واپسی کے وقت روانہ ہونے لگے تو رقت قلب سے حضور کے قدموں میں گر پڑے۔ اور عرض کیا حضور! یہ آپ کا آخری دیدار ہے۔ میں آپ سے پھر نہیں مل سکوں گا۔

بے مثال قربانی

سرزمین افغانستان میں داخل ہوتے ہی آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایک من چوبیس سیرونی زنجیر آپ کی گردن میں ڈال دی گئی جو گردن سے سینے تک تھی اور آٹھ سیرونی بیڑی پاؤں میں ڈالی گئی۔ چار مہینے یہ عاشق مسیح موعود جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند رہا۔ امیر نے بار بار احمدیت سے توبہ کی تلقین کی مگر آپ نے بے مثال ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔

آپ نے علماء سے تحریری مباحثہ بھی کیا۔ جس میں انہوں نے شکست فاش کھانے کے باوجود آپ پر کفر اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ لگایا۔ پھر امیر کے حکم سے مرحوم کی ناک چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اس میں رسی ڈالی گئی اور اس کے ذریعے مرحوم کو کھینچ کر سنگسار کرنے کے لئے مقتل تک لے گئے۔ اس وقت امیر نے ایک دفعہ پھر احمدیت سے تائب ہونے پر جان بخشی کا وعدہ کیا۔ مگر وہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکراتا رہا اور صبر و ثبات کی چٹان بن کر کلمہ حق ادا کرتا رہا

قدم شہادت گہ محبت میں ہم نے رکھا ہے مسکرا کر
ہمارے سینے کھلے ہوئے ہیں کہاں ہیں تیر آزمانے والے

جب لوگوں نے آپ کے گرد حلقہ بنالیا تو آپ نے بلند آواز سے کلمہ توحید پڑھا۔ قاضی عبدالرزاق کا پھینکا ہوا پہلا پتھر جب آپ کی پیشانی پر لگا تو آپ نے سورۃ یوسف کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"ہائے وہ معصوم ایک بکرے کی طرح ذبح کیا گیا۔ اور باوجود صادق ہونے کے اور باوجود پورا ثبوت دینے کے اور باوجود ایسی استقامت کے کہ صرف اولیا کو دی جاتی ہے پھر بھی اس کا پاک جسم پتھروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا"

یہ روح فرسا واقعہ 14 جولائی 1903ء کو وقوع پذیر ہوا۔ حضرت مسیح موعود کو اس سے بیس سال قبل "شاتان تذبحان" کے الفاظ میں اس واقعہ کی خبر دی گئی تھی اس میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور آپ کے شاگرد مولوی عبدالرحمان کے بارہ میں تین اہم پیشگوئیاں کی گئی تھیں۔ جو پوری ہوئیں۔

1۔ وہ حکومت وقت کے فرمانبردار ہوں گے انہوں نے کوئی گناہ نہ کیا ہو گا۔

2۔ بکری دودھ دیتی ہے چنانچہ انہوں نے آخری مباحثہ کے وقت قسما قسم کے حقائق اور معارف بیان کر کے مخالفین کو دودھ دیا

3۔ بکری گوشت دیتی ہے۔ انہوں نے جان کی قربانی دے کر اپنا گوشت دیا۔

امتیازی مقام

اپنی عظیم قربانی کی وجہ سے صاحبزادہ صاحب کو احمدیت میں بہت سے امتیازات حاصل ہیں۔ آپ کوئی معمولی انسان نہ تھے۔ بلکہ ایک شہرہ آفاق عالم تھے۔ اور حکومت میں بہت اثر و رسوخ حاصل تھا۔

حضرت مسیح موعود نے آپ کو قربانی کرنے والوں کا سرتاج قرار دیا ہے۔

حضور نے آپ کو جماعت احمدیہ کے لیے نمونہ اور مثال ٹھہرایا ہے۔ فرماتے ہیں:

"مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے۔ اور در حقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی"۔ (تذکرۃ الشہادتین ص 55)

آپ حضرت مسیح موعود اور احمدیت کی صداقت کا بے مثال نشان ہیں۔ باقی صفحہ 4 پر

غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت مسیح موعود کی انقلاب آفریں کتاب۔ ازالہ اوہام

کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے والے رفقاء

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو کثرت سے روحانی حقائق و معارف عطا فرمائے اور پھر قلم کے ذریعہ دین کی غیر معمولی خدمت کی توفیق بخشی۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتب. تحریرات. اشتہارات اور مکتوبات کے ذریعہ قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت کے ناقابل تردید ثبوت فراہم کئے اور یہی وہ عظیم مقصد تھا جس کی خاطر آپ اس زمانے میں مبعوث کئے گئے تھے۔

آپ فرماتے ہیں:

"اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (دین) کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف و حقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے"۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد نمبر 3 ص 11,12)

جب حضرت اقدس مسیح موعود نے قرآن کریم کے خزائن مدفونہ اور درخشاں جواہرات کو دوبارہ دنیا کے سامنے ظاہر کیا تو طالبان حق دیوانہ وار آپ کی طرف کھنچے چلے آئے۔ آپ نے 85 کے قریب کتب تحریر فرمائیں۔ مضمون ہذا میں آپ کی تصنیف لطیف "ازالہ اوہام" کی چند جھلکیاں پیش کی گئی ہیں کہ کس طرح آپ کی تحریر انسانوں کے قلوب کو اپنے ساتھ لپیٹتی چلی جاتی ہے۔

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی

"... سن 91ء میں کوشش کر کے میں نے اپنی تبدیلی موضع سیکھواں تحصیل گورداسپور میں کروالی۔ اس وقت میں احمدی نہیں تھا۔ لیکن حضرت صاحب کا ذکر سنا ہوا تھا۔ مخالفت تو نہیں تھی لیکن زیادہ تر یہ خیال روک ہوتا تھا کہ علماء سب حضرت صاحب کے مخالف ہیں۔ سیکھواں جا کر میری واقفیت میاں جمال الدین و امام الدین و خیردین صاحب سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے حضرت صاحب کی کتاب ازالہ اوہام پڑھنے کے لئے دی میں نے دعا کرنے کے بعد کتاب پڑھنی شروع کی۔ اس کے پڑھتے پڑھتے میرے دل میں حضرت صاحب کی صداقت میخ کی طرح گڑ گئی اور سب شکوک رفع ہو گئے۔ اس کے چند روز بعد..... میں نے بیعت کر لی....."

(سیرت المہدی حصہ سوم ص 113 روایت نمبر 659)

حضرت سید عبدالرحیم صاحب

سید عبدالحکیم صاحب کنگی اپنے والد حضرت سید عبدالرحیم صاحب کی بیعت کے متعلق لکھتے ہیں:

"..... آپ حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب کے گھر فروکش ہوئے.....

رات کو نماز عشاء کے بعد حضرت مولوی محمد سعید صاحب نے ازالہ اوہام پڑھ کر سنانا شروع کیا..... حضرت میر صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ازالہ اوہام کے شروع میں تو مولوی صاحب (میرے والد مرحوم) کچھ کچھ لڑتے جھگڑتے رہے۔ جلد اول کے ختم ہوتے ہوئے بالکل چپ ہو گئے۔ اور جب "جائیکہ از مسیح و نزولش سخن رود" شروع ہوا تو پھر زار زار رونے لگے۔ خصوصاً اس شعر پر

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

حضرت میر صاحب قبلہ فرماتے تھے کہ ازالہ اوہام ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ مولوی صاحب لیٹے لیٹے اٹھ بیٹھے اور مجھے کہتے کہ مولوی صاحب اب دیر کیا ہے۔ حق ظاہر ہو گیا میں کہتا کہ جلدی ٹھیک نہیں۔ اور کتابیں دیکھنی چاہئیں۔ غور کرنا چاہئے۔ دعا کرنی چاہئے....."

(الحکم 28 مئی و 7 جون 1939ء)

حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب

آپ فرماتے ہیں:

"جن دنوں میں مڈل کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا..... طبیعت میں تحقیقات کا مادہ تھا اور کوئی بات بلا سوچے سمجھے ماننے کو جی نہ چاہتا تھا اسی اثناء میں کسی نے مجھے حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب کے متعلق بتایا..... مولانا صاحب نے مجھے یاد نہیں کہ میرے سامنے کسی اور شخص کو احمدیت کی دعوت دی ہو خود ہی کسی نہ کسی طرح مجھے علم ہو گیا کہ مولانا صاحب کسی شخص کے جو قادیان میں ہے اور اپنے آپ کو مہدی اور مسیح کہتا ہے. مرید ہیں۔ میں نے ایک دن مولانا صاحب سے مرزا صاحب کی کوئی کتاب مانگی۔ آپ نے مجھے "ازالہ اوہام" دیا۔ ان دنوں میں انٹرنس کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا۔ ازالہ اوہام میں نے چند دن میں ختم کر لی۔ یہ پڑھ کر مجھے حضرت صاحب کی صداقت پر یقین ہو گیا۔ یہ 1896ء کا آخر تھا۔ اسی وقت میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا....."

(رفقاء احمد جلد دہم ص 117,18 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

حضرت حاجی غلام احمد صاحب آف کریام

فرماتے ہیں:

"ایک روز کریم بخش صاحب سکنہ موضع حسین چک جو ہمارے گاؤں سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہ ہمارا کاشتکار تھا۔ ایک کتاب "ازالہ اوہام" لے کر آیا..... میں نے کہا میں پڑھوں گا۔ چونکہ میں قرآن کریم پڑھا ہوا تھا۔ جب میں نے "ازالہ اوہام" کو پڑھا تو اس کی صداقت نے مجھے اپنی طرف کھینچنا شروع کیا....."

(رفقاء احمد جلد دہم ص 77)

حضرت مستری قطب الدین صاحب موضع گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا

"میرے احمدیت میں داخل ہونے اور ایمان لانے کا اصل باعث کتاب آسمانی اور ازالہ اوہام تھی۔ جن سے میرا شرح صدر ہوا اور میں نے بیعت کر لی۔

میں جب آپ کی کتابوں کو پڑھ رہا تھا تو سب سے پہلے میں نے بڑے زور سے اپنے استاد کو دعوت الی اللہ شروع کی۔ میں وہی دلائل پیش کرتا تھا جو آپ نے بیان فرمائے ہیں وہ میرے ان دلائل کو توڑ نہ سکے.....

یہ قوت میں نے حضور کی کتابوں اور حضور کے دلائل میں دیکھی کہ کوئی سامنے نہ آتا تھا.....

1894ء میں میں پہلی دفعہ قادیان آیا۔ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(الحکم قادیان 14/ اگست 1935ء)

حضرت حاجی مہر محمد صاحب کملانہ

فرماتے ہیں:

"میری بیعت 1895ء کی ہے۔ بیعت کی تحریک اس طرح ہوئی کہ ہمارے گاؤں کے قریب قتال پور میں ایک شخص رہتے تھے ان کا نام خالق داد خاں گوندل تھا..... انہوں نے حضرت صاحب کی کتاب "ازالہ اوہام" پڑھنے کے لئے دی میں نے وہ کتاب ان سے لے لی۔ گھر آ کر اسے پڑھنا شروع کیا۔ مجھ پر کتاب کا بہت اثر ہوا۔ میں نے اسے جادو سے تعبیر کیا اور کتاب کو غصہ میں پرے پھینک دیا..... چھ سات روز کے بعد پھر خیال آیا کہ کتاب کو ضرور پڑھنا چاہئے۔ چنانچہ کتاب کا دوبارہ مطالعہ شروع کیا آخر مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور یہ کہ حضرت مرزا صاحب خدا کی طرف سے ہیں..... آخر ہم نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

(ماہنامہ انصار اللہ. جولائی 1962ء ص 37.38)

حضرت شیخ عبداللہ صاحب

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب بیان فرماتے ہیں:

"شیخ عبداللہ صاحب جوان صالح ہیں۔ رشد کے آثار اور اتقا کے نشان ان کے بشرہ سے ظاہر ہوتے ہیں..... یہ مجھ سے کہتے تھے کہ ازالہ اوہام کے دیکھنے سے مجھے (دین) کا شوق پیدا ہوا اور جب پیشگوئی جو آتھم کے رجوع الی الحق یا موت کی تھی اس کا رجوع الی الحق ہونا اور موت سے بچنا پوری ہو گئی۔ سچے دل سے (ایمان) لایا اور امام وقت کی شناخت حاصل ہوئی"۔

(نور القرآن نمبر 2۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 454,455 حاشیہ)

بقیہ صفحہ 3

جب آپ کی قربانی کی اطلاع حضرت مسیح موعود کو ملی تو آپ کا دل تڑپ اٹھا۔ آقا اپنے خادم کے ساتھ کئے گئے ظلم کو برداشت نہ کر سکا۔ اور آپ نے بڑے پیار اور درد بھرے دل کے ساتھ ایک خصوصی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" رقم فرمائی۔ اس کتاب نے احمدیت کی تاریخ میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو زندہ جاوید کر دیا ہے۔

اسی کتاب کے آخر پر حضور نے فرمایا:۔

"اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے"۔ (تذکرۃ الشہادتین ص 58)

عشق و وفا کے مرغزاروں کو اپنے خون سے سینچنے والا عبداللطیف سینکڑوں من پتھروں کے نیچے دفن ہو گیا۔ مگر اس نے اپنے خون سے جو تحریر لکھی ہے وہ آج بھی کائنات کی پیشانی پر دمک رہی ہے۔ اور جب تک سورج اور چاند میں دلکشی اور ستاروں میں رعنائی باقی ہے اس وقت تک جگمگاتی رہے گی۔

ہوائی جہازوں کی اقسام اور مختلف استعمال

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

خدا تعالیٰ نے اس کائنات کی تخلیق میں مختلف اشیاء میں کچھ ایسے نہاں در نہاں قوانین قدرت رکھ دئے ہیں کہ بظاہر وہ قوانین نہایت عام سے معلوم ہوتے ہوئے بھی جب ان کے استعمال پر تجربات کئے جاتے ہیں تو وہ انقلاب آفرین ایجادات کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ ایسا ہی ایک قانون قدرت ہوائی جہازوں کی بے شمار مختلف اقسام کی ایجاد کا موجب بنا۔ AERODYNAMICS کی سائنس ہوا اور مائعات کی حرکت سے پیدا ہونے والے اثرات کا جائزہ لیتی ہے۔ ان اثرات میں سے ایک یہ ہے کہ جب ہم کسی ایسی پانی کی ٹیوب یا پلاسٹک کی پائپ جس میں سے پانی آرہا ہو کا اگلا سرا دبا کر منہ چھوٹا کر دیتے ہیں تو پانی کی دھار بہت دور تک جاتی ہے یا ویلڈنگ کرنے والے گیس سلنڈر کی نالی کے سرے کے سوراخ کو بہت چھوٹا کر دیتے ہیں تو اس میں سے شعلہ بہت باریک ہو کر نہایت طاقتور ہو جاتا ہے۔ اس کا اصول یہ بنا کہ جب کسی بہنے والے مادہ کے بہنے کی رفتار کو بڑھا دیا جائے جیسا کہ پانی کی پائپ کا پورا منہ کھلا ہونے کی صورت میں تھا جس میں سے پانی پوری رفتار سے باہر نکل رہا تھا تو اس کا پریشر یا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور جب اس مادہ کے بہنے کی رفتار کو کم کر دیا جائے جیسا کہ ہم نے پائپ کا منہ دبا کر تنگ کر کے پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا کر دی تو اس کا دباؤ بڑھ جاتا ہے جیسا کہ پانی کی دھار کے دور تک جانے سے ثابت ہوتا ہے۔

ہوائی جہاز کا پر یا ہیلی کاپٹر کا پنکھا

جہاز کی بناوٹ میں سب سے اہم حصہ اڑان کے نقطہ نظر سے اس کے پر ہیں (ہیلی کاپٹر کا پنکھا بھی دراصل اس کے پر ہی ہوتے ہیں جو گھومتے ہیں) آپ نے کبھی چلتے ہوئے پنکھے یا سائیکل کے پہیے کو غور سے دیکھا ہوگا۔ اس کا مرکز بہت آہستہ رفتار سے گھومتا ہے جب کہ باہر کا محیط بہت زیادہ تیز ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اندرونی اور بیرونی حصہ ایک ہی وقت میں پورا چکر کاٹ رہے ہیں لیکن اندرونی حصہ کا محیط بہت کم ہے۔ جوں جوں باہر کی طرف جائیں محیط کا رقبہ بڑھتا جاتا ہے اور اس حساب سے مختلف فاصلوں پر گھومنے کی رفتار بھی بڑھتی جاتی ہے کیونکہ باہر کے حصے کو اسی وقت میں اندرونی حصہ کی نسبت بہت زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے تو ظاہر ہے اس کی رفتار زیادہ ہی ہوگی۔ جہاز کا پر اس طرح بنایا جاتا ہے کہ وہ اوپر سے گولائی میں ابھرا ہوا ہوتا ہے اور نیچے سے فلیٹ۔ جب جہاز کا انجن اسے کار کی طرح سڑک پر دھکیلتا ہے اور اس کے چلنے سے ہوا پروں کے دونوں جانب سے گزرتی ہے تو اوپر پر کی گولائی کے نتیجہ میں زیادہ فاصلہ کی وجہ سے پر کے اوپر کی جانب ہوا کی رفتار نیچے کی نسبت تیز ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں پر کے اوپر کی طرف ہوا کا دباؤ کم اور نیچے زیادہ ہو جاتا ہے۔ بس یہ ہے معمولی سا فرق۔ لیکن قوانین قدرت ایسے اٹل اور زبردست ہیں کہ اپنا اثر دکھا کر ہی چھوڑتے ہیں پانی گرم ہو کر پھیلتا ہے اور بھاپ پانی سے زیادہ جگہ لیتی ہے یہ عام قانون قدرت ہے۔ آپ مضبوط سے مضبوط موٹے لوہے کا برتن لے کر اس میں پانی ڈال کر اس کا منہ سیل کر دیں اور اسے آگ پر رکھ دیں پانی گرم ہو کر بھاپ میں تبدیل ہو گا تو وہ بھاپ سیل کو توڑ کر یا برتن ہی دھماکے کے ساتھ پھاڑ کر ضرور باہر نکلے گی۔ آپ اس قانون قدرت کو صرف اس حد تک کنٹرول کر سکتے ہیں جس حد تک ایک اور قانون قدرت کے تحت گرم پانی یا بھاپ میں دب جانے کی لچک موجود ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ آپ کتنے موٹے لوہے کے مضبوط گارڈر کو دھوپ میں رکھ کر دونوں سروں کو اس طرح جکڑ دیں کہ وہ ہل نہ سکیں۔ حرارت سے لوہا پھیلے گا۔ ہو نہیں سکتا کہ آپ اس پھیلنے کے عمل کو روک سکیں کیونکہ یہ قانون قدرت ہے۔ گارڈر یا تو اپنے سروں پر رکاوٹ کو توڑ ڈالے گا اور پھیل جائے گا یا اگر وہ رکاوٹ بہت مضبوط ہے تو خود ٹیڑھا ہو کر اتنی جگہ میں سما جائے گا جو اس کے ٹیڑھا ہونے سے اس کے پھیلنے کو متوازن کر دے۔ پانی کی یہ بھی خاصیت ہے کہ وہ جم کر برف بننے کی صورت میں بھی پھیلتا ہے پہاڑوں پر جو بارش کا پانی دراڑوں وغیرہ میں بھر جاتا ہے وہ رات کو جب ٹھنڈک سے جم جاتا ہے تو پھیل کر ان دراڑوں کو اور بڑا کر دیتا ہے اور پہاڑوں کی شکست و ریخت میں یہ بارش کا پانی بھی اس طرح بڑا کردار ادا کرتا ہے۔

کچھ اسی طرح ہوا کے دباؤ کی کمی بیشی کا نہایت موہوم سا نظر آنے والا مگر نہایت طاقتور قانون قدرت ہے۔ اور ہوا کا دباؤ جہاز کے پر کے نیچے اوپر کی نسبت معمولی سا زیادہ ہو جانے کے نتیجہ میں جب انجن ہوا کی رفتار کو بڑھاتا ہے تو اس دباؤ میں اتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ بوئنگ 747 600 مسافروں اور ان کے بے شمار سامان کو ساتھ لے کر زمین سے سات میل کی بلندی پر ہزاروں میل کا سفر بغیر رکے ہوئے طے کر لیتا ہے۔ ملٹری کا سامان لے جانے والا جہاز درمیان میں سے دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور اس کے اندر فوج کے ٹینک اور ٹرک لاد کر انہیں دوسری جگہوں پر پہنچایا جاتا ہے۔ ہیلی کاپٹر کے پنکھے اور بعض جہازوں کے سامنے کے پنکھے بھی پروں کی طرح اس ہوا کے دباؤ کی کمی بیشی کے اصول پر کام کرتے ہیں۔ ہیلی کاپٹر کے نیچے تاروں سے بنے ہوئے رسوں کی مدد سے فوج کے ٹرک اور ٹینک باندھ دئے جاتے ہیں اور وہ انہیں کسی بڑی کرین کی طرح اٹھا کر لے جاتا ہے۔ ائرفورس کے لڑاکا جہاز 3500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آٹھ میل کی بلندی پر ایک ہی اڑان میں پانچ ہزار میل کا فاصلہ طے کر لیتے ہیں۔

جہازوں کی اقسام

1۔ چھوٹے اور ہلکے طیارے

زیادہ تر امیر ممالک میں یہ طیارے لوگوں کی عام گاڑیوں کی طرح پرائیویٹ ملکیت ہیں۔ ان میں ایک یا دو انجن ہوتے ہیں۔ سیڑھی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کار کی طرح زمین سے قدم اٹھا کر ان میں سوار ہوا جاتا ہے۔ پائلٹ اور مسافر ایک ہی کمرہ میں بیٹھتے ہیں۔ عام طور پر 6 مسافر ان میں بیٹھتے ہیں اور ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اتنی نیچی اڑان پر چلتے ہیں کہ نیچے کے تمام مناظر صاف دکھائی دیتے ہیں لہٰذا ان میں سفر بڑے طیاروں کی نسبت زیادہ پر لطف ہوتا ہے۔ یہ پرائیویٹ ملکیت کے علاوہ ایک ایئرپورٹ سے مسافروں کو دوسرے قریبی ایئرپورٹ تک لے جانے کے کام بھی آتے ہیں۔ ایسے چھوٹے ہوائی جہاز فصلوں پر کیڑے مار دوائیاں اور کھادیں چھڑکنے کے کام بھی آتے ہیں۔ ان جہازوں کا ایک ماڈل ULTRALIGHT PLANE بھی ہے جو ایک کھلونے کی طرح خوبصورت ہے اس کا وزن صرف 254 پونڈ ہے یعنی ایک بھاری بھر کم آدمی جتنا۔ اوپر دو پر اور نیچے کھلی ہوا میں بیٹھنے کی ایک سیٹ اور نیچے پہیے۔ بس جس طرح لوگ کار میں محض تفریح کی خاطر ڈرائیونگ پر نکل جاتے ہیں یہ جہاز اسی قسم کے کام آتا ہے۔ اور بغیر چھت کی کار جیسا لطف دیتا ہے۔

2۔ بڑے سائز کے کمرشل جہاز

ان کے بے شمار ماڈل ہیں۔ کچھ زیادہ مسافروں کی گنجائش کے لئے بوئنگ 747 ماڈل جیسے۔ کچھ لمبے فاصلوں کے لئے DC8 ماڈل کے اور کچھ تیز سفر کے لئے CONCORD کی قسم کے سائز اور گنجائش کے لحاظ سے ان کے بے شمار ماڈل ہیں اور ان کی اکثریت میں FAN / TURBO انجن استعمال ہوتے ہیں جو دو سے چار تک تعداد میں ہوتے ہیں۔ ایسے انجن JET اور پنکھوں کی آمیزش سے بنتے ہیں JET ان کی رفتار کو تیز کرتا ہے اور FAN ان کی اڑان کو جھٹکوں سے محفوظ اور ہموار بناتا ہے۔

3۔ ایئرفورس کے جہاز

ان کی آگے بہت سی اقسام ہیں۔

1۔ بمبار طیارے

یہ کم رفتار کے ساتھ زیادہ وزن اٹھانے والے طیارے ہیں۔ یہ دشمن کے علاقوں پر بمباری کرنے کے کام آتے ہیں ان کی حفاظت کے لئے ان کے ساتھ فائٹر (FIGHTER) جاتے ہیں جو ہلکے پھلکے۔ نہایت تیز رفتار اور مشین گنوں اور راکٹوں سے مسلح ہوتے ہیں۔ یہ اپنے بمبار جہازوں کی حفاظت بھی کرتے ہیں اور دشمن کے آنے والے بمبار طیاروں کو مار گرانے کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ کچھ جہاز ایسے بھی ہیں جو بمبار اور فائٹر کی آمیزش ہیں یعنی دشمن کے علاقوں پر راکٹ بھی داغتے ہیں جس کے لئے ہوا سے زمین والے راکٹ استعمال ہوتے ہیں اور ہوا سے ہوا والے راکٹوں سے دشمن کے طیاروں پر حملہ بھی کرتے ہیں۔

ب۔ جاسوس طیارے

یہ خاص قسم کے کیمروں اور دیگر آلات سے لیس طیارے ہیں اور بہت زیادہ بلندی پر پرواز کر سکتے ہیں اور دشمن کے علاقوں پر اونچی پرواز کر کے ان کی حساس جگہوں کا معائنہ کرنے اور تصاویر لینے کے ساتھ ساتھ دیگر اہم معلومات جمع کرتے ہیں۔ امریکہ کا یہ نظام بہت ترقی یافتہ ہے جس کی مدد سے اسے اکثر دوسرے ممالک کی تنصیبات کے بارے میں صحیح صحیح علم ہوتا رہتا ہے امریکہ کے U-2 اور SR-71 اس بارہ میں خاص شہرت رکھتے ہیں جو زمین سے پندرہ میل کی اونچائی

پر جاکر تین ہزار میل کی اڑان ایک ہی وقت میں کر سکتے ہیں۔ ان میں حساس الیکٹرانک آلات کے ساتھ ساتھ بمبار اور فائٹر دونوں طیاروں کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔

ج۔ ٹرانسپورٹ طیارے

فوجی جوانوں اور اسلحہ بارود کے ساتھ ساتھ بھاری ٹرکوں اور ٹینکوں کو دوسری جگہوں پر پہنچانے کے کام آتے ہیں۔ ان کے ٹائروں اور پروں میں یہ خصوصیت ہے کہ یہ کسی بھی ناہموار جگہ پر اتر سکتے ہیں۔ C-5A جہاز ایک وقت میں دولاکھ بیس ہزار پونڈ وزن اٹھاسکتا ہے۔

د۔ ٹینکر ہوائی جہاز

یہ حضوصی قسم کا جہاز دوران پرواز دوسرے جہازوں میں تیل بھرنے کے کام آتا ہے جس جہاز میں تیل بھرنا مقصود ہو وہ اپنی رفتار اس ٹینکر کے ساتھ ملا کر اس کے نیچے آجاتا ہے اور اس میں سے نکلنے والی پائپ کو اپنی پٹرول کی ٹینکی کے ساتھ منسلک کردیتا ہے تو ٹینکر اس میں پٹرول پمپ کردیتا ہے KC-135 اس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ر۔ خصوصی جہاز

یہ جہاز پائلٹوں کی ٹریننگ اور گولہ باری کے لئے اہداف کے طور پر کام آتے ہیں۔ یعنی نئے نئے ماڈل کے طیاروں اور مختلف قسم کی پیچیدہ فضائی مشقوں کے سلسلہ میں پائلٹ سٹاف کی مشق اور تربیت کے ساتھ ساتھ اس قسم کے بعض طیاروں کو نشانہ بازی کی مشق کے لئے بطور ہدف کے استعمال کیا جاتا ہے جو بلاشبہ اپنے جلو میں کئی خطرات لئے ہوتا ہے۔

س۔ ہیلی کاپٹر

اس کا کچھ بیان اوپر آچکا ہے۔ بھاری مشینری اٹھانے۔ ایک ہی جگہ پر ہوا میں معلق ہو کر دشمن کے علاقوں کا سروے کرنے۔ فوجیوں اور سازو سامان کی مقررہ جگہوں پر ترسیل GUNSHIP ہیلی کاپٹر سے دشمن کے علاقوں پر گولہ باری۔ رے ڈار کی مدد سے زیر آب سمندر میں موجود آبدوز کا پتہ چلا کر اس پر تارپیڈو سے حملہ کرنا اور ایسے بہت سے دیگر کام سرانجام دینے کے کام آتا ہے جن میں بہت کم رفتار پر اڑنے اور مخصوص جگہ کے اوپر معلق رہنے یا لینڈ کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ جنگی اعتبار سے کسی بھی ہوائی جہاز سے کم صلاحیتوں کا مالک نہیں ہے۔

ص۔ اواکس طیارے

(AWACS)

طیارہ سازی میں جدید ترین اضافوں میں یہ بھی ہے کہ پر کی ساخت کو نسبتاً زیادہ چپٹا اور پتلا بنایا جائے جو تیز رفتاری کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ زیادہ تیز رفتار جہازوں میں پروں کو روایتی ایلومینیم کی بجائے ٹائی ٹینیم TITANIUM کی دھات سے بنایا جاتا ہے کیونکہ ایلومینیم 2.5 (اڑھائی) MACH کی رفتار پر گرم ہو کر پگھل جاتا ہے۔ ایک MACH آواز کی رفتار کے برابر ہوتا ہے یعنی 745 میل فی گھنٹہ سطح سمندر کے لیول پر۔ جوں جوں بلندی پر جائیں آواز کی رفتار کم ہوتی جاتی ہے۔ مثلاً چالیس ہزار فٹ کی بلندی پر آواز کی رفتار 640 میل فی گھنٹہ رہ جاتی ہے۔ اواکس طیارے عموماً اس سے زیادہ اونچائی پر اڑتے ہیں لہٰذا 1600 میل فی گھنٹہ سے زیادہ رفتار کے لئے ٹائی ٹینیم کے پروں کی ضرورت ہوگی۔

اواکس

AIRBORNE WARNING AND CONTROL SYSTEM

کا مخفف ہے۔ اس طیارے میں حملہ کی پیشگی اطلاع دینے والے انتہائی حساس الیکٹرانک آلات لگے ہوئے ہیں۔ اس طیارے کی دنیا بھر میں بہت مانگ ہے کیونکہ یہ بہت مہنگا جہاز ہے۔ لہٰذا ابھی تک بہت سے ملکوں کے پاس نہیں ہے۔

4۔ بحری ہوائی جہاز

SEAPLANE اس کے نیچے پہیے نہیں ہوتے بلکہ پانی پر لینڈ کرنے کے لئے کشتی کی طرح کے تختے لگے ہوتے ہیں۔ یہ کسی جھیل۔ سمندر وغیرہ میں ہی لینڈ کرتے ہیں اور وہیں سے پرواز کرتے ہیں۔ اس قسم میں آگے ایک اور جہاز بھی ہے جسے AMPHIBIAN کہا جاتا ہے۔ AMPHIBIAN ان جانوروں کو کہا جاتا ہے جو خشکی اور پانی دونوں جگہوں پر آسانی سے رہ سکتے ہیں جیسے مینڈک وغیرہ۔ تو یہ جہاز بھی پانی پر اتر سکتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ان کے تختوں کے نیچے پہیے بھی لگے ہوتے ہیں۔ جن کو عام جہاز کی طرح اوپر فولڈ کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا یہ جہاز تختوں کی مدد سے پانی پر اترتے اور پرواز کرتے ہیں لیکن خشکی کے لئے اپنے پہیے کھول لیتے ہیں۔ جن علاقوں میں پانی زیادہ ہو یا خشکی کی زمین ناہموار ہو وہاں یہ جہاز کام آتے ہیں۔ ان کا ایک بہت بڑا کام جنگل وغیرہ کی آگ بجھانا ہے پانی میں اتر کر اپنے بڑے سے ٹینک میں ہزاروں گیلن پانی بھرلیتے ہیں اور اسے اوپر سے آگ پر چھڑکتے ہیں۔

5۔ ہوور کرافٹ

HOVERCRAFT

یہ پانی اور پتھریلی ناہموار زمین کے اوپر سفر کرنے کے کام آتا ہے۔ اس کو AIRBOAT بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بالکل بحری جہاز جیسا بڑے سائز کا جہاز ہے جو اپنے طاقتور پمپوں کے ذریعہ ہوا کو اپنے ٹینک میں بھرلیتا ہے اور دوران پرواز اس ہوا کو اپنے نیچے کی طرف پریشر سے خارج کرتا ہے۔ پیندے میں ربڑ کا ایک غلاف سا لگا ہوتا ہے جو اس ہوا کو باہر جانے سے روکتا ہے۔ اس طرح اس جہاز کے نیچے ہوا کا ایک گدا سا بن جاتا ہے اور یہ بحری جہاز پانی یا زمین کی سطح سے چند انچ اوپر اس ہوا کے گدے پر سفر کرتا ہے اس طرح پانی یا زمین کی سطح کے ساتھ رگڑ نہ کھانے کی وجہ سے اس کی رفتار دوگنا ہو جاتی ہے اور یہ ہوا میں اونچا ہوئے بغیر گویا ہوا میں اڑتا ہے۔ اس کی ایک اور بھی قسم حال ہی میں تیار کی گئی ہے جو ہوا کے گدے کی بجائے مقناطیس کی لہروں پر سطح زمین سے اوپر سفر کرتا ہے۔ اس کے پیندے میں طاقتور مقناطیس لگے ہوئے ہیں۔ جس راستہ پر سفر کرتا ہے وہاں ریل کی پٹڑی جیسی لوہے کی ایک لائن بچھی ہوئی ہے۔ اس لائن پر بھی مقناطیس لگے ہوئے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ مقناطیس کے ایک جیسے سرے ایک دوسرے کو پرے دھکیلتے ہیں۔ اس طرح دونوں طرف کے مقناطیسوں کو مثبت یا منفی شکل دے کر اس جہاز کو اوپر چلایا جاتا ہے تو وہ نیچے مس ہوئے بغیر کچھ اونچائی پر چلتا جاتا ہے۔

6۔ ایک جدید ترین طیارہ V/STOL ہے جو کہ

VERTICAL/ SHORT TAKE-OFF LANDING

کا مخفف ہے۔ جس طرح چاند پر بھیجا جانے والا خلائی جہاز نیچے زمین کی طرف زبردست پریشر کے ساتھ گیس خارج کر کے عموداً زمین پر اتر سکتا ہے اور عمودی پرواز کر سکتا تھا۔ یہ طیارہ اسی اصول پر بغیر پہیوں پر دوڑے عمودی طور پر ایک مخصوص جگہ پر اتر سکتا اور اسی طرح وہاں سے پرواز کر سکتا ہے اس لحاظ سے یہ ہیلی کاپٹر سے مشابہ ہے لیکن جہاز ہونے کی وجہ سے تیز رفتار اور اونچی پرواز کی ہوائی جہاز کی خوبیاں بھی رکھتا ہے۔ عام طور پر یہ جہاز طیارہ بردار بحری جہازوں میں استعمال ہوتا ہے یا ایک تنگ جگہ میں سامان اتارنے کے لئے اور لے جانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

7۔ ایک اور جہاز AIRSHIP ہوتا ہے جس کے اندر ہیلیم (HELIUM) گیس بھری ہوتی ہے جو ہوا سے ہلکی ہونے کی وجہ سے جہاز کو اوپر اٹھاتی ہے اور اندر لگا ہوا انجن جہاز کی رفتار بڑھانا اور اس کا رخ موڑنے کے کام آتا ہے۔ اس کا سائز 400 سے 800 فٹ لمبائی کا ہوتا ہے۔ آج کل یہ زیادہ تر اشتہارات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

عطیۂ خون
خدمت بھی عبادت بھی

عمان

جغرافیائی حیثیت عمان کے مشرق میں خلیج عمان. شمال مغرب میں متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب اور جنوب میں بحیرہ عرب سرحد بناتے ہیں۔ عمان کا رقبہ 2,12,457 مربع کلومیٹر اور آبادی تقریباً گیارہ لاکھ ہے۔ خلیج عمان سے متصل عمان کا علاقہ پہاڑی ہے جس کی اوسط اونچائی سطح سمندر سے تقریباً بارہ سو میٹر ہے۔

آب وہوا خط سرطان عمان کے شمالی حصے سے گزرتی ہے۔ دائرہ حارہ میں ہونے کے سبب عمان کی آب وہوا گرم مرطوب ہے۔ اضافی رطوبت سال بھر ساٹھ اور ستر فیصد کے درمیان رہتی ہے۔ جولائی کا اوسط درجہ حرارت 35 ڈگری سنٹی گریڈ اور جنوری کا 27 ڈگری سنٹی گریڈ رہتا ہے۔ اونچے درجہ حرارت اور ہوا میں زیادہ رطوبت کے سبب یہاں کا موسم دن کے وقت نہایت تکلیف دہ رہتا ہے۔ پہاڑی بلندیوں کی طرف جاتے ہوئے درجہ حرارت میں بتدریج کمی ہوتی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں بحیرہ ہند اور بحیرہ عرب سے مون سون سے بسا اوقات کافی بارش ہو جاتی ہے۔ جب کہ اخضر کے پہاڑوں پر سال بھر میں 50 سنٹی میٹر تک بارش ہو جاتی ہے۔ گرمی کے مون سون سے ہونے والی بارش نہایت غیر یقینی ہے اور کبھی تو کئی کئی برس تک ایک بوند بھی بارش نہیں ہوتی۔ ایسی خشک سالی کی صورت میں پانی کے چشمے سوکھ جاتے ہیں۔ جبل اخضر پر کافی قدرتی نباتات اور جنگلات ہیں۔ ان پہاڑوں کو سرسبز پہاڑ بھی کہتے ہیں۔

آبادی عمان میں سنی مسلمانوں کی آبادی ہے. ہندوستان. پاکستان. بنگلہ دیش. انڈونیشیا. سری لنکا. فلپائن. اور کوریا وغیرہ سے بھی لوگ روزگار کی تلاش میں آکر یہاں عارضی طور پر آباد ہو گئے ہیں۔ عمان کی شرح پیدائش 2.7 فیصد ہے اور آبادی میں تقریباً دو فیصد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے. قومی زبان عربی ہے۔

کاشت عمان کا 95 فیصد رقبہ پہاڑی ریگستانی. افتادہ اور بنجر ہے۔ 4.7 فیصد رقبے پر چراگاہیں اور صرف 0.1 فصید رقبہ زیر کاشت ہے۔ جن وادیوں میں آبپاشی کا انتظام ہے وہاں گیہوں. جو. جئی. چاول کی کھیتی کی جاتی ہے۔ خوبانی. انجیر. انار. قہوہ. کیلا اور کھجور عمان کی خاص نقدی فصل ہے۔ وادی اسمٰعیل میں میلوں تک پھلوں اور کھجور کے باغیچے ہیں۔

معیشت معیشت کا دارومدار پٹرولیم پر ہے۔ صنعتی اعتبار سے یہ ابھی پیچھے ہے۔ مسقط عمان کا دارالخلافہ ہے۔

ریل گاڑی 1813ء میں برطانیہ کی مختلف کانوں (Mines) میں ریل گاڑی کا استعمال شروع ہوا یہ گاڑی بھاپ سے چلتی تھی اس کی دریافت 1804ء میں کورنش مین (Cornishman) نے کی۔ اس کے مقابلے پر بجلی سے چلنے والی گاڑی 1879ء میں برلن میں چلائی گئی اور 1920ء میں ڈیزل سے چلنے والی ریل کار منظر عام پر آئی۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرم ناصر احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں خاکسار کے بھتیجے عزیزم مبارک احمد صاحب ملہی ولد مکرم ظفر احمد صاحب ملہی سکنہ چک نمبر 56/4-R ضلع بہاولنگر کا نکاح عزیزہ فرح ناز بنت مکرم کامران محمد نورانی جرمنی کے ساتھ مبلغ -/600 جرمن مارک پر بیت المہدی گول بازار ربوہ میں مورخہ 6 جولائی 2001ء مکرم مقصود احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے پڑھا۔ اور دعا کروائی۔ عزیزم مبارک احمد صاحب ملہی مکرم چوہدری غلام حیدر ملہی صاحب (مرحوم) چک نمبر 56/4-R ضلع بہاولنگر کا پوتا اور مکرم طیب علی صاحب خادم سابق (معلم وقف جدید) حال جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے ہر لحاظ سے باعث برکت فرمائے۔

نکاح و رخصتی

عزیز مکرم طاہر احمد قمر صاحب ابن مکرم بشیر احمد قمر صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا کا نکاح عزیزہ رومیلہ عائشہ بنت مکرم محمد کریم خان صاحب جنرل منیجر واہ کینٹ کے ساتھ مکرم مبشر احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ احمدیہ واہ کینٹ نے مورخہ 28-اپریل 2001ء کو بعوض ایک لاکھ روپیہ حق مہر پی او ایف ہوٹل میں پڑھا اور اسی روز رخصتی عمل میں آئی۔ مکرم طاہر احمد قمر مکرم ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب مرحوم آف احمد نگر کا پوتا اور مکرم کیپٹن عزیز احمد صاحب کھوکھ مرحوم دارالرحمت شرقی ب ربوہ کا نواسہ ہے اور عزیزہ رومیلہ عائشہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم سابق انسپکٹر آف سکولز و ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سابق انچارج پہرہ داران دفتر خزانہ ربوہ اور ان کی اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں مورخہ 9 جولائی کو ان کی اہلیہ صاحبہ کو دل کی تکلیف ہوگئی اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ دونوں میاں بیوی عنقریب غیر ملک جانے کا ارادہ رکھتے ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں نیز یہ کہ سفر وحضر میں اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور ہر پریشانی سے بچائے۔

محترمہ نسیم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری نذیر احمد سلیم صاحب شالا مار باغ لاہور دو ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ ان کے بازو میں شدید درد ہوتا ہے اور ساتھ ہی دورہ پڑ جاتا ہے اور وہ بے ہوش ہو جاتی ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

محترم مرزا عبدالرشید صاحب پنشنر جامعہ احمدیہ ربوہ 14/2 دارالیمن غربی ربوہ مورخہ 15 جون 2001ء سے مختلف عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں بینائی پر بھی منفی اثر پڑا ہے کمزوری اور ضعف بہت ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم قریشی خادم حسین صاحب ولد قریشی اللہ بخش صاحب چوبارہ ضلع سیالکوٹ حال رحیم یار خان مورخہ 9 جولائی 2001ء بوقت 6 بجے صبح بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ ان کی عمر 73 سال تھی ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 10 جولائی کو محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء و مینیجر الفضل نے دعا کروائی۔ مرحوم ایک لمبا عرصہ تک جماعت احمدیہ رحیم یار خان میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ مخلص احمدی۔ مہمان نواز اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں دو بیٹے انور حسین صاحب اور اکبر احمد صاحب بیلجیئم میں مقیم ہیں۔ اور دو بیٹے مکرم منور احمد صاحب اور اظہر احمد صاحب پاکستان میں مقیم ہیں۔ اظہر احمد کے علاوہ باقی سب شادی شدہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ عارفہ شیخ صاحبہ بابت ترکہ مکرم شیخ فضل الرحمٰن صاحب)

محترمہ عارفہ شیخ صاحبہ (مقیم یو۔کے) بذریعہ مکرم محمد احمد صدیقی صاحب مکان نمبر 334/S-2 لین نمبر 5 پشاور روڈ راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم شیخ فضل الرحمٰن صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن شیخ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 27/54 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ عارفہ شیخ صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم ڈاکٹر افضل شیخ (بیٹا)
(3) محترمہ منزہ احمد صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ مدثرہ شیخ صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ درثمین شیخ صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ درشہوار مرزا صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بنگلہ دیش میں خونریزی کا اندیشہ

13 جولائی کو بنگلہ دیش میں اقتدار نگران حکومت کے حوالے کئے جانے کے موقع پر اور اس کے بعد ملک میں خونریز ہنگاموں کا امکان ہے۔ جن میں سیاسی رہنماؤں کی زندگیوں کو بھی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ واضح رہے کہ حکومت 13 جولائی کو ایک عوامی تقریب کے ذریعے اقتدار نگران حکومت کے سپرد کرنے والی ہے جبکہ اپوزیشن 13 جولائی کو یوم نجات کے طور پر منارہی ہے۔

بش کے میزائل ڈیفنس کا اصل ہدف چین

ہے سابق امریکی صدر کلنٹن کے قومی سلامتی کے مشیر نے کہا ہے کہ چینی حکومت کا خیال ہے کہ بش انتظامیہ چین کو کمزور کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہونے والے ایک آرٹیکل میں انہوں نے کہا کہ اس تصور کے باعث مخالف سخت گیر عناصر کو تقویت ملی ہے۔ جس سے اگلے اٹھارہ ماہ کے دوران چین میں ہونے والے اہم سیاسی اور اقتصادی واقعات کے دوران امریکہ کے مفادات کو نقصان پہنچے گا۔ بش انتظامیہ سٹریٹجک مسابقت کے حق میں دکھائی دیتی ہے۔

نتائج سنگین ہوں گے

بھارتی حکومت نے ناگا علیحدگی پسندوں کے ساتھ ہونے والے جنگ بندی کے معاہدے اور اس کی ناگا لینڈ سے باہر شمال مشرق کی دوسری ریاستوں تک توسیع پر نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بات کا فیصلہ نئی دہلی میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں کیا گیا۔ جس میں بھارتی وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی اور انٹیلی جنس اداروں کے سربراہوں نے شرکت کی۔

اسرائیل یاسر عرفات کو قتل کرنے کی دھمکیوں سے باز رہے

فلسطینی تنظیم حماس نے 11 سالہ بچے کی شہادت کا بدلہ لینے کا عزم ظاہر کیا ہے اور اسرائیل سے کہا ہے کہ اگر اس کے پاس بڑے بم ہیں تو اس کے پاس انسانی بم ہیں ایک ترجمان نے کہا کہ تنظیم کے 10 فدائی اسرائیل میں موجود ہیں جو جان پر کھیل کر کسی بھی وقت دھماکے کر سکتے ہیں۔ سکندریہ میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مصری صدر حسنی مبارک نے اسرائیل کو انتباہ کیا ہے کہ وہ فلسطینی رہنما یاسر عرفات کو ختم کرنے کی دھمکیوں سے باز رہے۔ یاسر عرفات کی شہادت سے 30-40 یاسر عرفات پیدا ہوں گے۔ اسرائیلی یہ سمجھنے سے قاصر ہو جائیں گے کہ وہ ان تمام سے کس طرح نمٹیں۔

****

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والد یا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جارہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جارہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے ہم صاحب حیثیت، صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ -/500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت۔ ربوہ)

ملکی خبریں ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 10 جولائی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 28 زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ
☆ بدھ 11- جولائی غروب آفتاب: 7-19
☆ جمعرات 12- جولائی طلوع فجر: 3-31
☆ جمعرات 12- جولائی طلوع آفتاب: 5.09

نئی تجارتی پالیسی کا اعلان وفاقی وزیر تجارت نے مالی سال 02-2001ء کے لئے ملکی تجارتی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے جس میں الیکٹرونکس کے سامان کی تیاری میں استعمال ہونے والے خام مال کی درآمد پر ڈیوٹی کی شرح کم کرنے کے علاوہ ٹیکسٹائل کی برآمدات کو بڑھانے کے لئے متعدد مراعات کا اعلان کیا گیا ہے وفاقی وزیر تجارت نے ٹیلی ویژن پر خطاب کرتے ہوئے تجارتی پالیسی کا اعلان کیا۔

مذاکرات کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار

بھارت پر ہے صدر مملکت و چیف ایگزیکٹو نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل ہوئے بغیر بھارت سے تجارتی وثقافتی تعلقات کا فروغ ممکن نہیں۔ یہ گھوڑے کے آگے گاڑی باندھنے والی بات ہوگی۔ ہم امن چاہتے ہیں لیکن عزت ووقار کے ساتھ۔ انہوں نے کہا کارگل سے پاک فوج کی واپسی نہیں ہوئی تھی بلکہ وہاں سے مجاہدین واپس آئے تھے جنہیں سیز فائر کر کے منتشر کیا گیا۔

کشمیر پر بات ہوگی مگر یہی واحد مسئلہ نہیں بھارتی وزیر اعظم نے مجوزہ پاک بھارت سربراہ مذاکرات سے قبل بھارتی اپوزیشن کو کشمیر پر اپنے موقف سے آگاہ کرتے ہوئے اس کا اعتماد حاصل کر لیا ہے۔ آل پارٹیز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے واجپائی نے کہا کہ پاکستان کا یہ کہنا کہ کشمیر مرکزی تنازعہ ہے اور بھارت اسے حل نہیں کرنا چاہتا سراسر غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک کشمیر کا تعلق ہے تو کشمیر پر بات ہوگی مگر مذاکرات میں یہی واحد مسئلہ نہیں۔

پاکستانیوں کو ویزا بارڈر پر ملے گا بھارت نے انٹرنیشنل بارڈر اور کشمیر کی لائن آف کنٹرول پر قائم چیک پوسٹوں پر پاکستانیوں کے لئے ویزا جاری کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان نئی دہلی میں وزارت خارجہ کی ترجمان نیروپا ماراؤ نے کیا۔ اس اقدام کا مقصد بھی تاج محل کے شہر آگرہ میں 14 جولائی سے شروع ہونے والے مذاکرات سے قبل اعتماد بحال کرنے والے اقدامات کا حصہ ہے۔ اس کا مقصد پاکستان اور بھارت کے درمیان سفر کو ممکنہ آسان اور سادہ بنانا ہے اس کے تحت بھارت میں داخل ہونے کے لئے بائی سیکیورنی لائن آف کنٹرول سے کئی زمینی راستے کھل جائیں گے۔

ضلعی ناظموں کا انتخاب 2- اگست کو ہوگا الیکشن کمیشن نے ملک بھر کے 89 اضلاع میں ڈسٹرکٹ ناظموں، نائب ناظموں، ٹاؤن وتحصیل ناظموں نائب ناظموں اور خواتین، مردنشتوں، محنت کش وکسان اور اقلیتوں کی مخصوص نشستوں کے لئے انتخابی شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ پولنگ 2 اگست کو ہوگی۔ پہلے مرحلے میں 51 فیصد ووٹ نہ ملنے کی صورت میں الیکشن 8- اگست کو ہوں گے۔

نااہل سرکاری ملازمین کی برطرفی کے لئے

نئے قانون کی تیاری وفاقی وزیر سائنس وٹیکنالوجی نے کہا ہے کہ نااہل ملازمین کو نکالنے کے لئے نئے قوانین کی تیاری کی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں کسی کے ساتھ بے انصافی نہیں ہوگی۔ سائنس کے اداروں میں قانونی وانتظامی اصلاحات کی جائیں گی۔ ان کے سربراہ ہائر اینڈ فائر کے اختیارات استعمال کریں گے۔

ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہ کریں بھارت کے وزیر اعظم نے صدر جنرل مشرف سے سربراہ ملاقات کے سلسلہ میں نئی دہلی میں بڑی سیاسی جماعتوں کے لیڈروں سے ملاقات کی ہے۔ بھارتی ٹیلی ویژن کے مطابق بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے اس ملاقات میں شریک لیڈروں کو مختلف مسئلوں کے بارے میں موقف سے آگاہ کیا۔ ملاقات میں سیاسی لیڈروں نے اس بات پر زور دیا کہ مسئلہ کشمیر پر بات چیت میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے۔ رائٹرز کے مطابق واجپائی نے 40 مختلف سیاسی پارٹیوں سے صلاح مشورہ کیا۔

مسئلہ کشمیر کے حل کا سنہری موقع ہے بھارت کی طرف سے پاکستان کو مذاکرات کی دعوت مجاہدین کی جدوجہد کا ثمر ہے۔ کشمیریوں کی رضامندی کے بغیر کسی بھی قسم کا معاہدہ سودمند ثابت نہیں ہوگا۔ مسئلہ کشمیر کے حل کے بغیر دیگر تعلقات پیدا کرنا حماقت ہوگی۔ یورپین یونین کی طرز پر ساؤتھ ایشین فیڈریشن بنائی جائے جس میں پاکستان، سری لنکا، بھارت، بنگلہ دیش، برما اور نیپال شامل ہوں۔ کشمیر برصغیر کی تقسیم کا نامکمل ایجنڈا ہے۔ جنگ فورم کے زیر اہتمام صدر کا دورہ بھارت خدشات امکانات اور نتائج کے موضوع پر ہونے والی نشست میں مختلف شخصیات نے اظہار خیال کیا۔

دہلی میں استقبال کی تیاریاں بھارتی دارالحکومت نئی دہلی کے لوگ پاکستان کے صدر مشرف کی آمد کے منتظر اور ان کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ پورے شہر کا موڈ اچھا ہے خاص کر پرانے دہلی میں بہت گہما گہمی ہے سڑکوں کی مرمت اور نئے فٹ پاتھ بنائے جارہے ہیں۔ بھارتی صحافی جو سربراہ کانفرنس سے زیادہ پرامید نہیں پاکستانی عوام کی سوچ جاننا چاہتے ہیں۔

برآمدات کا ہدف 10- ارب 10 کروڑ نئی تجارتی پالیسی کے تحت برآمدات کے لئے 10 ارب 10 کروڑ ڈالر کا ہدف رکھا گیا ہے۔ وزیر تجارت نے پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ نئی پالیسی کا مقصد برآمدات کے شعبے میں بہتری پیدا کرنا اور منڈیوں تک زیادہ سے زیادہ رسائی حاصل کرنا ہے برآمدات کا ہدف گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً 100 ملین ڈالرز زیادہ ہے۔ اور درآمدات کا ہدف 11 بلین ڈالر رکھا گیا ہے۔ وزیر تجارت نے کہا کہ نئی پالیسی کی ترجیحات میں سب سے بڑی ترجیح یہ ہوگی کہ برآمدات کا اضافہ اس طرح کیا جائے گا کہ پاکستان کی مصنوعات کو بہتر شکل میں پیش کیا جائے۔

آصف زرداری کی جلاوطنی ملتوی پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف زرداری کی جلاوطنی کا معاملہ معمہ کی صورت اختیار کر گیا مبینہ طور پر تمام تر انتظامات کے بعد بھی ان کو باہر نہ بھیجا جاسکا کہا جاتا ہے کہ آخری مراحل پر آصف زرداری نے جانے سے انکار کر دیا اور بعض شرائط پیش کیں جو تسلیم نہیں کی گئیں۔

اوورسیز پاکستانیوں کے لئے انشورنس صدر مملکت و چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف کی خصوصی ہدایات پر بیرون ملک پاکستانیوں کے مسائل کے حل کے لئے ایک ایڈوائزری کونسل قائم کی جارہی ہے اس کونسل میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو شامل کیا جائے گا۔ اس ضمن میں کونسل کی تشکیل نو کے لئے تمام سفارت خانوں سے نام مانگ لئے گئے ہیں۔

صوبائی، سینٹ اور قومی اسمبلی کے انتخابات ملک بھر میں 14- اگست تک ضلعی حکومتوں کا نظام مکمل ہونے کے بعد حکومت نے نیشنل ری کنسٹرکشن بیورو کے ذریعے مختلف ذرائع سے تیار کی جانے والی رپورٹوں، چیف ایگزیکٹو کے متعلقہ حکام سے روابط اور حکومت کی ہم خیال سیاسی جماعتوں سے مکمل افہام کے بعد چاروں صوبوں میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کروانے اور پھر انہی صوبائی اسمبلیوں سے سینٹ کا ادارہ مکمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور تیسرے مرحلے میں قومی اسمبلی کے انتخابات کرائے جائیں گے۔

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/600 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 212434 فیکس 213966

ہومیوپیتھک ادویات کا بااعتماد مرکز
ایف بی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212750

Science Coaching
Qualified Staff available for
(O'Level, Matric & F.Sc.)
Physics, Chemistry, Maths, Biology
& Computer Subjects
Separate Classes for Ladies and Gents
ABACUS Soft
House of Small Business Automation
Computer Aided Science Coaching,
Computer Training, Ladies Internet Café
Urdu, English Composing and Designing
21/21 DARUL REHMAT EAST-A,
PHONE 04524-211660, 211939
Email: abacus@fsd.comsats.net.pk

ہمارے ریٹ
دیسی گھی -/120 روپے فی کلو تھوک
دیسی گھی -/130 روپے فی کلو پرچون
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

100% خالص معجون ومرکبات
مشروبات و عرقیات
نیز مفردات (جڑی بوٹیوں کے لئے)
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

INSTITUTE OF INFORMATION TECHNOLOGY
THE COURSE OFFERED BY INSTITUTE FOLLOWING CATEGORIES.
❁ BASIC COURSE.
❁ ORACLE (OCP).
❁ MCSE , MCDBA
❁ UNIX , SOLARIS
❁ Auto CAD 2000.
❁ GRAPHIC COURSE (Composing & designing)
COREL DRAW, INPAGE, PRINT ARTIST.
❁ SPOKEN ENGLISH COURSE TOEFL, IELTS.
❁ ICS & Computer for Matric Student
✪ ICS کی کلاسز کا اجراء 15 جولائی سے ہوگا۔
6/50 DARUL ALOOM WASTI RABWAH. ☎ 211629

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61